حق و باطل کا فرق

الصباح الجدید

ترمیم و اضافہ کے ساتھ

تصنیف

حافظ ملت علامہ عبد العزیز مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

المدینۃ العلمیۃ

پی او بکس 18752 کراچی، پاکستان، ای میل: Ilmia26@hotmail.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

'المدینۃ العلمیۃ۔ ایک تعارف'

بحمدہٖ تعالٰی المدینۃ العلمیۃ ایک ایسا تحقیقی اور اشاعتی ادارہ ہے جو علمائے اہلسنّت خصوصاً اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گراں مایہ تصنیفات کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے پیشِ نظر سہل ترین اسلوب میں پیش کرنے کا عزم رکھتا ہے۔ الحمد للہ عزوجل اس انقلابی عزم کی تکمیل اپنے ابتدائی مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔

المدینۃ العلمیۃ کا منصوبہ بفضلہٖ تعالٰی وسیع پیمانہ پر مشتمل ہے جس میں علوم مروّجہ کی تقریباً ہر صنف پر تحقیقی و اشاعتی کام شامل منشور ہے یوں وقتاً فوقتاً گراں قدر اسلامی تحقیقی لٹریچر منظرِ عام پر لا کر متعارف کروایا جائے گا اور علوم اسلامیہ کے محققین حضرات کے ذوقِ تحقیق کی تسکین کا بھی وسیع پیمانہ پر سامان کیا جائے گا نیز مرورِ زمانہ کی وجہ سے جن تصنیفات کا لب ولہجہ اور اندازِ تفہیم متاثر ہو چکا ہے ان کو نئے اسلوب و آہنگ اور جدید اندازِ تفہیم سے آراستہ کر کے ایک عام پڑھے لکھے فرد کیلئے قابلِ مطالعہ بنانا بھی المدینۃ العلمیۃ کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے۔

امامِ اہلسنّت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے المدینۃ العلمیۃ کی مضبوط و مستحکم لائحہ عمل کا حامل ہے جو اس کے قیام کی اغراض میں سے سب سے اوّلین ترجیح ہے۔ امامِ اہلسنّت رضی اللہ تعالٰی عنہ کی علمی و تحقیقی تصنیفات بلاشبہ علوم اسلامیہ کا شاہکار ہیں مگر عصرِ حاضر میں نشرو اشاعت کے جو نئے رجحانات متعارف ہو چکے ہیں ان کا تقاضہ ہے کہ علوم اسلامیہ کے ان شہ پاروں کو حواشی و تسہیل کے زیور سے آراستہ کر کے شائع کیا جائے جس سے نہ صرف یہ فائدہ ہوگا کہ ان تصنیفات کی مقبولیت میں اضافہ ہوگا بلکہ ہر عام و خاص یکساں طور پر ان سے مستفید بھی ہو سکے گا۔

اس کے علاوہ دیگر جدید وقدیم علمائے اہلسنّت علیہم الرحمۃ کی تصنیفات کو مع تراجم، حواشی، تخریج اور شروح کے منظرِ عام پر لایا جا رہا ہے۔ جن میں نصابی اور غیر نصابی دونوں طرح کی تصنیفات شامل ہیں، نصابی کتب کے حوالے سے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ نہ صرف دینی مدارس کی نصابی کتب پر کام ہو رہا ہے بلکہ اسکول، کالجز اور جامعات کی نصابی کتب پر بھی کام منشور میں شامل ہے اس قدر وسیع پیمانہ پر تحقیقی کام یقیناً غیر تعاون کے ناممکن العمل ہے لہٰذا اسلامی علوم کے شائقین کے ہر طبقہ سے گزارش ہے کہ تحقیق و اشاعت کے اس میدان میں ہمارے ساتھ علمی و قلمی تعاون کے سلسلے میں رابطہ فرمائیے۔ آیئے مل کر علوم اسلامیہ کے تحقیقی و اشاعتی انقلاب کے لئے صف بہ صف کھڑے ہو جائیں اور اپنی قلمی کاوشوں سے اس کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

Email : ilmia26@hotmail.com

P.O. BOX. : 18752

عرضِ ناشر

مسلمان کی سب سے گراں قدر دولت، ایمان ہے جس کی حفاظت کیلئے ہر وقت کوشاں رہنا ضروری ہے۔ آج ایمان کے لٹیرے، شیطان کے پیروکار ہماری صفوں میں گھس کر بھرپور طریقے سے گمراہ کرنے میں سرگرداں ہیں۔ قرآن وحدیث دِکھادِکھا کر، آیات و احادیث کے حقیقی معنی سے کتمانِ چشم کر کے گمراہیت، نجدیت، وہابیت اور دیوبندیت کو فروغ دینے کی اپنی سی کوشش کر رہے ہیں۔ ان بدمذہبوں کے عقائد سے واقفیت انتہائی ضروری ہے۔ الحمد للہ عزوجل علماء حقہ علمائے اہلسنت نے اس سلسلے میں کتب تحریر فرمائیں اور مسلمانوں کو باخبر رکھنے کی کوشش کی۔

زیرِ نظر کتاب المصباح الجدید (حق وباطل کا فرق) بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے لیکن اس کتاب کی افادیت اپنی جگہ مسلم ہے جس کا اندازہ قاری کو اس کتاب کے مطالعہ سے ہوجائے گا۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت آسان انداز میں عوام کی ذہنی سطح کے مطابق اسے سوال وجواب کے انداز میں مرتب کیا ہے۔

اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر سوال کا جواب دیوبندیوں کے اپنے علماء کی کتب سے باحوالہ دیے ہیں جس سے ان کے باطل اور کفریہ عقائد کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی۔

المدینۃ العلمیۃ نے اس کتاب کو چھاپ کر شائع کیا۔ اب دوسرا ایڈیشن ترمیم اور اِضافہ کے ساتھ کر رہا ہے۔ جس کیلئے فاضل علماء کی خدمات حاصل کیں اور اس کی اشاعت میں درج ذیل چیزوں کا اہتمام کیا۔

۱۔ عربی وفارسی کی اصل عبارت کے ساتھ ساتھ ان کا ترجمہ بھی لکھا گیا ہے۔

۲۔ عربی عبارات میں جو کتاب کی غلطیاں تھیں انہیں اصل کتب سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دُرست کر دیا گیا ہے۔

۳۔ آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ، امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے شہرہ آفاق ترجمۂ قرآن 'کنزالایمان' سے مستفاد کیا گیا ہے۔

٤۔ احادیثِ مبارکہ کی تخریج وغیرہ کردی گئی ہیں تاکہ قاری باآسانی انہیں اصل کتاب سے تلاش کر سکے۔

۵۔ مختلف مقامات پر دقیق عبارتوں کو باآسانی سمجھنے کیلئے حواشی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جس کی وجہ سے استفادہ کرنا مزید آسان ہوگیا ہے۔

٦۔ کتاب کے مصنف حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمۃ کا مختصر سا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ اس کاوش کو قارئین کرام پسند فرمائیں گے اور اسے مزید بہتر بنانے کیلئے کوئی رائے ہو تو آگاہ فرمائیں گے۔

المدینۃ العلمیۃ

حافظ ملت ایک نظر میں

حافظ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ ہندوستان کے مشہور صوبہ یو۔پی کے ایک مغربی ضلع مرادآباد کے قصبہ بھوجپور میں ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے۔آپ دُنیائے اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے بانی ہیں۔آپ نے اپنی عظیم جامعہ کو حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس کا نام جامعة اشرفیه رکھا۔

جس وقت آپ علیہ الرحمۃ نے استادِمکرم حضرت صدرالشریعہ علامہ امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ (صاحب بہارِشریعت) کے حکم پر تکمیل درسیات کے بعد اعظم گڑھ ضلع کے قصبہ مبارکپور تشریف لائے اس وقت یہاں ایک مدرسہ 'مصباح العلوم' کے نام سے قائم تھا۔ حضرت حافظ ملت علیہ الرحمۃ کی انتھک محنت کے باعث اللہ عزوجل نے اسی چھوٹے سے مدرسے میں بَرَکت عطا فرمائی اور بالآخر یہ مدرسہ ایک عظیم الشان پھل دار درخت کی حیثیت سے جامعہ اشرفیہ کے نام سے متعارف ہوا۔ چنانچہ جامعہ اشرفیہ کے فاضلین آج بھی اس جامعہ کے پرانے نام کی طرف نسبت کرتے ہوئے دنیا بھر میں مصباحی معروف ہیں۔حضرت حافظ ملت علیہ الرحمۃ ایک عہد ساز اور انقلاب آفریں شخصیت کے مالک تھے۔آپ علیہ الرحمۃ نے زندگی کے قیمتی لمحات انتہائی خوبی سے دِین و مسلک کی خدمت واہتمام میں گزارے۔آپ کے پاکیزہ اور روحانی کیفیات سے سرشار وجود میں بھی اخلاق کریمانہ اور اوصاف بزرگانہ کا ایک جہاں آباد تھا۔آپ اخلاق، جہد مسلسل، استقلال، ایثار، ہمت، کردار، علم عمل، تقویٰ، تدبر، اسلامی سیاست، ادب، تواضع، استغناء، توکل، قناعت اور سادگی جیسے بے پناہ اوصاف سے بھی مزین تھے۔جامعہ اشرفیہ کی تعمیر کے وقت جب آپ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں کوئی عقیدت مند کوئی ہدیہ وغیرہ پیش کرتا تو آپ علیہ الرحمۃ اسے جامعہ اور اس کے اساتذہ کے مصرف میں لاتے۔ چونکہ مبارکپور، یوپی کا ایک انتہائی گرم علاقہ ہے اور تعمیر کے وقت اشرفیہ میں پنکھے وغیرہ کی کوئی خاص سہولت نہ تھیں چنانچہ اگرکہیں سے آپ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پنکھا پیش کیا گیا تو آپ علیہ الرحمۃ نے قبول فرما کر فوراً ہی کسی ایسے مدرس کے ہاں بھجوادیا جس کے کمرہ میں یہ سہولت میسر نہ تھی اور کبھی بھی یہ پسند نہ فرمایا کہ خود آرام میں رہیں اور اشرفیہ کے طلبہ و مدرسین محرومی کا شکار ہوں۔آپ علیہ الرحمۃ ایک انتہائی مالدار اور صاحب ثروت گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔مگر آپ علیہ الرحمۃ نے اپنی زمینوں کا بیشتر حصّہ اشرفیہ کے لئے وقف فرمادیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ علیہ الرحمۃ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ نے اپنے قیمتی ملبوسات فروخت کرکے بھی بسا اوقات اشرفیہ کے طلبہ کے لئے خورد ونوش کا اہتمام فرمایا۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قائم کردہ یونیورسٹی جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں وہ برکت رکھی کہ پاک و ہند کے بڑے بڑے معروف اصحاب علم وفضل جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں بسر کیے ہوئے اپنے دورطالب علمی پر ناز کرتے ہیں جبکہ جامعہ اشرفیہ بھی اپنے ان فاضلین پر خوب نازاں ہے۔

ان ارباب علم وفضل میں معروف ترین شخصیات یہ ہیں:

۱۔ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمۃ۔

۲۔ مفتی محمد وقار الدین صاحب علیہ الرحمۃ ...... (سابقہ مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی)

۳۔ مفتی ظفر علی نعمانی صاحب علیہ الرحمۃ ...... (بانی دار العلوم امجدیہ کراچی)

٤۔ علامہ ضیاء المصطفیٰ الاعظمی دامت برکاتہم العالیہ ...... (معروف محدث کبیر انڈیا)

۵۔ قاری رضاء المصطفیٰ الاعظمی دامت برکاتہم العالیہ۔

٦۔ علامہ عبد الرؤف صاحب علیہ الرحمۃ ...... (مرتب فتاویٰ رضویہ)

۷۔ مفتی عبد المنان صاحب الاعظمی دامت برکاتہم العالیہ (مرتب فتاویٰ رضویہ)

حافظ ملت علیہ الرحمۃ نے ۱۹۷٦ء میں اس دار فانی سے کوچ کیا۔ آپ علیہ الرحمۃ کے وصال کے وقت شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ بلک پڑے اور پھوٹ پھوٹ کر روئے۔ جب دِل کو کچھ سنبھالہ ہوا تو دیر تک حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے اوصاف حسنہ بیان فرماتے رہے، پھر فرمایا، 'اس دنیا سے جو لوگ چلے جاتے ہیں ان کی جگہ خالی رہتی ہے خصوصاً مولوی عبد العزیز علیہ الرحمۃ جلیل القدر عالم، مردِ مومن، مجاہد، عظیم المرتب شخصیت اور ولی کی جگہ کا پُر ہونا بہت مشکل ہے۔ یہ خلاء پُر نہیں ہوسکتا۔ (مفتی اعظم ہند، ص ۱۳۹)

اللہ عزوجل اہل سنّت کے عظیم ادارے المدینة العلمیة کے لئے خدمات انجام دینے والوں کو دارین کی بھلائیاں نصیب کرے جو امامِ اہلسنّت علیہ الرحمۃ اور دیگر اکابر اہلسنّت کی کتب و رسائل کی ترویج و اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔

الحمدللہ ادارہ اس میدان میں تجدیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ بہت مختصر سے عرصے میں الحمدللہ عزوجل اب تک متعدد کتب و رسائل شائع کر چکا ہے۔ جبکہ بعض رسائل کی طباعت ثانی بھی کی ہے۔ زیر نظر رسالہ 'المصباح الجدید' بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے جس میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ نے نہایت دلنشیں انداز میں قوم کے نونہالوں کے لئے تربیتی نکات رقم فرمائے ہیں۔

اللہ عزوجل اس ادارے کے افراد کو ہر طرح کی مشکلات و مصائب پر صبر و تحمل کی توفیق دے اور کامیاب و کامران فرمائے۔

فرمان حافظ ملت علیہ الرحمۃ! 'ہر مخالفت کا جواب کام ہے۔'

فرمان امیر اہلسنّت دام ظلہ!

ٹوٹے گر سر پہ کوہ بلا صبر کر اے مبلّغ نہ تو ڈگمگا صبر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صبر کر کہ یہی سنت شاہ ابرار ﷺ ہے

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العلمین

عرض مصنف

پیارے بھائیو ! دُنیا چند روزہ ہے اس کی راحت ومصیبت سب فنا ہونے والی ہے یہاں کی دوستی اور دشمنی ختم ہونے والی ہے دُنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق وشفیق بھی کام آنے والا نہیں بعد مرنے کے صرف خداعزّوجل اور اس کے رسول حضور سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کام آنے والے ہیں سفرِ آخرت کی پہلی منزل قبر ہے اس میں منکر نکیر آ کر سوال کرتے ہیں کہ تیرا ربّ کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اسی کے ساتھ نبی کریم، رؤف رّحیم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مُردے سے دَرْیافت کرتے ہیں، ما تقول فی ھذا الرجل یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اِشارہ کرکے پوچھتے ہیں کہ ان کی شان میں کیا کہتا ہے اگر اس شخص کو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے عقیدت ومحبت ہے تو جواب دیتا ہے کہ یہ تو ہمارے آقا مولیٰ اللہ کے محبوب حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان پر تو ہماری عزّت وآبرو، جان ومال سب قربان، اس شخص کیلئے نَجات ہے اور اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذرہ برابر کدورت ہے، دِل میں آپ کی عزّت ومحبت نہیں ہے، جواب نہیں دے سکے گا۔ یہی کہے گا، میں نہیں جانتا۔ لوگ جو کہتے تھے میں بھی کہتا تھا اس پر سخت عذاب اور ذِلّت کی مار [1] ہے۔ العیاذ باللہ تعالےٰ

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت مدارِ ایمان ومدارِ نجات [2] ہے مگر یہ تو ہر مسلمان بڑے زور سے دعوے کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں آپ کی عظمت ہمارے دِل میں ہے لیکن ہر دعوے کیلئے دلیل چاہئے اور ہر کامیابی کیلئے امتحان ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ امتحان ہے جن لوگوں نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں اور بے اَدبیاں کی ہیں ان سے اپنا تعلق قطع کرلیں ایسے لوگوں سے نفرت اور بیزاری ظاہر کریں اگرچہ وہ ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔ بڑے سے بڑے مولانا پیرو استاد ہی کیوں نہ ہوں لیکن جب اُنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کی تو ایمان والے کا ان سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص ان کی بے ادبیوں پر مطلع ہوجانے کے بعد پھر بھی ان کی عزّت، ان کا احترام کرے اور اپنی رِشتہ داری یا ان کی شخصیت اور مولویت کے لحاظ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے، وہ شخص اس امتحان میں ناکامیاب ہے اس شخص کو حقیقتاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت نہیں صرف زبانی دعویٰ ہے اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی سچی عظمت ہوتی تو ایسے لوگوں کی عزّت وعظمت، ان سے میل ومحبت کے کیا معنیٰ؟

خوب یاد رکھو! پیر اور استاد، مولوی اور عالم کی جو عزت ووقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق اور نسبت رکھنے والا ہے مگر جب اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی پھر اس کی کیسی

---

[1] رسوائی ہی رسوائی [2] یعنی ایمان ونجات کا انحصار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر ہے۔

عزت اوراس سے کیسا تعلق اس نے تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق قطع کر لیا پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیونکر باقی رکھے گا؟
اے مسلمان تیرا فرض ہے کہ اپنے آقا و مولا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر مر مٹنے ان کی محبت میں اپنا جان و مال، عزت و آبرو قربان کرنے کو اپنا ایمانی فرض سمجھے اور ان کے چاہنے والوں سے محبت ان کے دشمنوں سے عداوت لازمی اور ضروری جانے۔ غور کر کسی کے باپ کو گالی دی جائے اور بیٹے کو سن کر حرارت[1] نہ آئے تو وہ صحیح معنی میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سن کر خاموش ہو جائے اس گستاخ سے نفرت و بیزاری ظاہر نہ کرے تو یہ امتی بھی یقیناً صحیح معنی میں امتی نہیں بلکہ ایک زبانی دعویٰ کرتا ہے جو ہرگز قابلِ قبول نہیں اس رسالہ میں بعض لوگوں کے اقوال گستاخانہ ضمناً آگئے ہیں مسلمان ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور فیصلہ کریں اور اپنی صداقت ایمانی کے ساتھ انصاف کریں کہ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو کیا تعلق رکھنا چاہئے۔ بلا رعایت اور بغیر طرف داری کے کہنا اور یہ بات بھی یاد رکھنا کہ اگر کسی شخصیت و مولویت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی رعایت کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقابلہ ہے نبی کے مقابلہ میں گستاخ کی طرفداری اور رعایت تمہارے کام نہیں آسکتی۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمّد و اٰلہٖ
واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین[2]

خاکسار
عبد العزیز
خادم الطلبہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

---

[1] غصہ نہ آئے [2] اور اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں سب سے بہتر ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت بھیجے اور ان کی آل پر اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان پر، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر مہربان۔

۷۸۶

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی حَبِیْبِهِ الْكَرِیْمِ ط

مرسلہ از ملا عبدالمجید پیش امام جامع مسجد، حکیم عبدالمجید، حافظ عبدالمجید، محمد صدیق نمبردار، نذیر احمد چودہری ساکن قصبہ بھوجپور ضلع مراد آباد

مکرم و معظم جناب مولوی صاحب زادکرمہ [۱] السلام علیکم ورحمۃ اللہ، ہم لوگ اب تک علماء دیوبند کے متعلق یہی سنا کرتے تھے کہ وہ بہت بڑے پابند شریعت متبع سُنّت [۲] متقی پرہیزگار ہیں شرک و بدعت سے خود بھی بہت سخت اجتناب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک و بدعت سے بچانے کیلئے تبلیغ و ہدایت کرتے ہیں نیز ان کے ظاہری طرزِ عمل سے بھی ان کا تقدس [۳] معلوم ہوتا ہے اپنے وعظوں اور تقریروں میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعریف بھی کرتے ہیں ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے دیوبند بڑے خوش عقیدہ [۴] نہایت متبع سنت عامل شریعت اور حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی اور فدائی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے ہیں۔

مگر زید کہتا ہے کہ علماء دیوبند کی یہ سب باتیں نمائشی ہیں ان کا ظاہری طرزِ عمل جیسا بھی ہو لیکن ان کے عقائد ضرور خلاف حق اور خلاف شرع اور محمد بن عبدالوہاب نجدی [۵] سے ملتے جلتے ہیں وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف محض اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ رکھیں مسلمانوں میں اپنا اعزاز و اقتدار قائم کریں ورنہ حقیقت میں ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہرگز نہیں علماء دیوبند نے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں کی ہیں اپنی کتابوں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کچھ نامناسب الفاظ استعمال کئے ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان مردود کے علم سے کم بتایا ہے امتی کے نبی سے عمل میں بڑھ جانے کے قائل ہیں اسی قسم کے ان کے بہت سے اقوال انہیں کی کتابوں میں موجود ہیں جن کا کفر ہونا آفتاب کی طرح روشن ہے اگر ان کو واقعی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہوتی تو ایسی گندی عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھتے اور اگر غلطی سے ایسا ہوا بھی تھا تو توبہ کر لیتے مگر نہ توبہ کی، نہ وہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے دُور کیں۔ بلکہ مدتوں سے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرزِ عمل اور اپنے وعظوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر

---

[۱] اللہ تعالیٰ ان کی بزرگی میں اضافہ فرمائے، [۲] سنت پر عمل کرنے والے [۳] بزرگی [۴] اچھے عقیدہ والے [۵] یہ وہابی فرقے کا بانی تھا۔ جس نے تمام عرب خصوصاً مکہ اور مدینہ میں شدید فتنے پھیلائے۔ علماء کرام کو قتل کیا۔ صحابۂ کرام، ائمہ، علماء و شہداء علیہم الرضوان کی قبریں کھود ڈالیں۔ روضۂ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام صنم اکبر یعنی بڑا بت رکھا (معاذ اللہ)۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے خارجی بتایا۔

(ملخص از بہارِ شریعت، حصّہ اوّل: ایمان و کفر کا بیان)

مبنی ہے اگر حقیقی محبت ہوتی تو ایسی کتابوں کو بجائے چھپوانے اور اشاعت کرنے کے جلادیتے اور توبہ کر لیتے زید کے اس بیان سے ہمیں سخت حیرت اور نہایت تعجب ہے۔ ہم علماء دیوبند کے ظاہری تقدس کو دیکھتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھ سکتے مگر زید باوجود معتبر اور دیانت دار ہونے کے کہتا ہے کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں اگر وہ علماء دیوبند کی کتابوں میں نہ ہوں تو میں سخت مجرم اور انتہائی سزا کا مستحق بلکہ ان باتوں کو غلط ثابت کر دینے پر پانچ سو روپیہ انعام دینے کا حتمی وعدہ کرتا ہے، لہٰذا اس کو بھی جھوٹا نہیں کہا جاسکتا زید نے جو جو باتیں علماء دیوبند کے متعلق بیان کی ہیں اگر وہ واقعی ان کی کتابوں میں ہیں تو ہم لوگ ضرور ان سے قطع تعلق رکھیں گے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس بات پر آمادہ کریں گے اور گر زید کا یہ بیان غلط ہے اور یہ باتیں علماء دیوبند کی کتابوں میں نہیں تو زید کو برادری اور پنچایت [1] کی رو سے سخت سزا دیں گے اور اس کے وعدہ کے مطابق پانچ سو روپیہ بھی وصول کریں گے لہٰذا اس کی تحقیق کے لئے زید کے بیان سے تیس سوال قائم کر کے حاضر خدمت کرتے ہیں اُمید ہے کہ ہر سوال کا جواب نمبروار علماء دیوبند ہی کی کتابوں کے حوالہ سے عام فہم تحریر فرمایا جائے تا کہ مسلمان بہ آسانی سمجھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

الـــجـــــواب

حامد اللّٰہ ربّ العٰلمین ومصلیا علی حبیبہ سیّد المرسلین [2]

مکرمان بندہ وعلیکم ورحمۃ اللہ، آپ حضرات کا مرسلہ خط جو زید کے بیان اور تیس سوالات پر مشتمل ہے وصول ہوا۔ حسب فرمائش ہر سوال کا جواب علماء دیوبند ہی کے معتبر اقوال سے دیتا ہوں اور ہر ایک کا حوالہ نمبروار انہیں کی کتابوں سے درج کرتا ہوں لیکن پہلے اجمالاً اتنا بتادوں کہ زید کا بیان بالکل صحیح ہے واقعی علمائے دیوبند کی کتابوں میں ایسے بہت سے اقوال ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ثابت ہے ان میں سے بعض عبارتیں جوابات کے حوالوں میں بھی آئیں گی۔ جو اس ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے نبی حضور سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کو پہچانیں اور سچے دل سے ان کی تعظیم وتوقیر کریں۔

وَ ما توفیقي إلا باللّٰہ وھو حسبي و نعم الوکیل [3]

---

[1] صلاح ومشورہ کی کمیٹی [2] تمام جہانوں کے پروردگار کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو تمام نبیوں کے سردار ہیں درود پڑھتے ہوئے (میں اپنی گفتگو کا آغاز کرتا ہوں) [3] توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے وہ مجھے کافی ہے اور وہ کیا ہی بہتر کارساز ہے۔

سوال نمبر ۱۔ کیا علماء دیوبند کے نزدیک خدا کے سوا کوئی اور بھی مربی خلائق[۱] ہے اگر ان کے عقیدہ میں سوائے خدا کے کوئی دوسرا بھی مربی خلائق ہے، تو وہ کون ہے؟

جواب۔ ہاں علماء دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مربی خلائق ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں،

حوالہ۔ مرثیہ [۲] رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صفحہ ۱۲ پر ہے۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے　　　مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

تنبیہ۔ اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو مربی خلائق لکھا ہے جو ربّ العالمین کے ہم معنی ہے شاید ضرورت شعری کی وجہ سے ربّ العالمین نہیں لائے یہ ہے پیشوائے دیوبند کی عقیدت مندی کتنے کھلے لفظوں میں اپنے پیر کو ساری مخلوق کا پالنے والا کہہ رہے ہیں واقعی پیر پرستی اسی کا نام ہے۔

سوال نمبر ۲۔ وہ مسیحا[۳] کون ہے جس نے مردے بھی جلائے اور زندوں کو بھی مرنے سے بچالیا؟ کیا علمائے دیوبند میں کوئی ایسا مسیحا ہوا ہے؟

جواب۔ ہاں وہ مسیحا اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں چنانچہ مولوی دیوبندی کی شان ارشاد فرماتے ہیں اور پکار کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پیر کی مسیحائی[۴] دکھاتے ہیں۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ محمود حسن، صفحہ ۳۲

مُردوں کو زندہ کیا زِندوں کو مرنے نہ دیا　　　اس مسیحائی کو دیکھیں ذری[۵] ابن مریم

تنبیہ۔ واقعی دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھ گئی کیوں کہ جو کام عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ کر سکے وہ مولوی رشید احمد صاحب نے کر کے دِکھایا۔ مردے جلانے میں تو برابر ہی تھے مگر زِندوں کو موت سے بچالیا۔ اس میں ضرور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئے جب ہی تو عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی مسیحائی دکھائی جاتی ہے اگر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھی ہوئی نہ جانتے تو یہ نہ کہتے کہ اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم۔

مسلمانو! انصاف کرو، کیا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے۔

---

[۱] تمام مخلوق کی پرورش کرنے والا [۲] وہ نظم جس میں مرنے والے کے اوصاف بیان کیے گئے ہوں [۳] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب جو بطور معجزہ مُردے کو زندہ کر دیتے تھے [۴] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے والی طاقت۔ حیات بخشنا [۵] اہل زبان حضرات ذرا دیوبندیوں کی اُردو ملاحظہ کریں۔ حیرت ہوتی ہے کہ علمائے دیوبند کی زبان دانی کا یہ عالم ہے اور حوصلہ ہے سرکار دو جہاں، عالم ما یکون وما کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُردو زبان سکھانے کا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

سوال نمبر ۳۔ کیا کسی انسان کے کالے کالے بندے بھی یوسف ثانی ہیں علماء دیوبند کے معتبر اقوال سے جواب دیجئے۔

جواب۔ مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں چنانچہ ان کے خلیفہ مولوی محمود حسن دیوبندی فرماتے ہیں،

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد صاحب، صفحہ ۱۱

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں   عبید [۱] سُود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

تنبیہ۔ کیا خوب کہا۔ خدائے تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین وجمیل بندہ یوسف علیہ السلام ہیں مگر مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے ہی بندے یوسف ثانی بنادیے گورے گورے بندوں کا کیا ٹھکانا واقعی مقبولیت اسی کا نام ہے۔ مسلمانو! غور کرو گے تو معلوم ہوجائے گا اس ایک ہی شعر میں خدا عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں پر ہاتھ صاف [۲] کردیا۔

سوال نمبر ٤۔ علمائے دیوبند کے نزدیک بانی اسلام کا ثانی کون ہے؟

جواب۔ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب نے لکھا ہے۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد، صفحہ ٦

زباں پر اہلِ ہوا [۳] کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبَل [۴]   شاید اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

---

[۱] عبید جمع ہے عبد کی۔ عبد کی معنیٰ بندہ۔ سُود جمع ہے اَسْوَد کی۔ اَسْوَد کا معنیٰ کالا۔ عبید سُود کا معنیٰ کالے کالے بندے اس مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے ان کے یعنی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے بندوں کا لقب یوسف ثانی ہے۔ معاذ اللہ تعالیٰ قطع نظر اس امر سے کہ گنگوہی صاحب کے جن کالے کالے بندوں کا لقب یوسف ثانی تھا وہ کون کون لوگ تھے، ان کا نام کیا تھا، کہاں رہتے تھے، وہ بندگان گنگوہی کس کی صحبت میں رہنے کی برکت سے کالے ہوگئے تھے کہنا یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں جب عبدالنبی نام رکھنا شرک وکفر ہے جیسا کہ بہشتی زیور، حصہ اول، صفحہ ۴۵ میں مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے تو پھر عبدالگنگوہی کہنا کیوں جائز ہے جیسا کہ مولوی محمود حسن دیوبندی نے اس مصرعہ میں کہا ہے سچ کہا ہے کہ دیوبندیوں کو تو صرف مسلمانوں کے پیارے نبی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض وجلن ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ [۲] اللہ عزوجل اور اس کے رسول علیہ السلام دونوں کی گستاخی سے اپنے ہاتھوں کو رنگ لیا [۳] نیک لوگ [۴] چیخ وپکار

سوال نمبر ۵۔ کیا عارف لوگ کعبہ شریف میں پہنچ کر کسی دوسری جگہ کو تلاش کیا کرتے ہیں وہ کون سی جگہ ہے۔ کیا علمائے دیوبند نے کوئی ایسی جگہ بتائی ہے؟

جواب۔ ہاں عارف[۱] لوگ کعبہ معظمہ جا کر گنگوہ[۲] تلاش کیا کرتے ہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد، صفحہ ۱۳

پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا راستہ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

تنبیہ۔ کعبہ معظمہ جو بیت اللہ خانہ خدا ہے اس میں پہنچ کر بھی گنگوہ کی ہی دھن لگی ہوئی ہے اسے دیوبندی عرفان کا نشہ اور گنگوہی معرفت کا خمار نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔

سوال نمبر ۶۔ دونوں جہان کی حاجتیں کس سے مانگیں۔ روحانی جسمانی حاجتوں کا قبلہ کون ہے؟ دیوبندی مذہب پر جواب دیا جائے۔

جواب۔ روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ دیوبندی مولوی کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ ساری حاجتیں انہیں سے طلب کرنا چاہئے ان کے سوا کوئی حاجت روا نہیں جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں۔ دیکھو۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد، صفحہ ۱۰

حوائج[۳] دین و دُنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

فائدہ۔ مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ سوم، صفحہ ۶ پر ہے، سو غیر اللہ سے مدد مانگنا اگرچہ ولی ہو یا نبی شرک ہے اور مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہاں کی حاجتیں انہیں سے مانگ رہے ہیں قبلہ حاجات انہیں کو کہہ رہے ہیں لہٰذا فتاویٰ رشیدیہ کے حکم سے مولوی محمود حسن صاحب مشرک ہوئے اور اگر مولوی محمود حسن صاحب کو مُوحد کہا جائے تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا۔ بولو کیا کہتے ہو؟

سوال نمبر ۷۔ سارے جہان کا مخدوم[۴] کون ہے اور سارا عالم کس کی اطاعت کرتا ہے۔ علماء دیوبند کے مذہب پر جواب دیا جائے۔

جواب۔ سارے عالم کے مخدوم دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں اور سارا عالم انہیں کی اطاعت کرتا ہے، حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب کے پہلے ہی صفحہ پر ہے۔

مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔

---

[۱] اللہ کے ولی [۲] انڈیا کا ایک علاقہ [۳] حاجت کی جمع، ضروریات [۴] بزرگ، آقا، جس کی خدمت کی جائے

سوال نمبر۸۔ وہ کون حاکم ہے جس کا کوئی بھی حکم علمائے دیوبند کے نزدیک ٹل نہیں سکتا اور اس کا ہر حکم قضائے مبرم [1] ہے۔

جواب۔ ایسے حاکم تو صرف مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں ان کا کوئی حکم بھی نہیں ٹلا اس لئے کہ ان کا ہر حکم قضائے مبرم کی تلوار ہے۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد، صفحہ ۳۱

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا — اس کا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مُبرم

فائدہ۔ واقعی کوئی حکم نہیں ٹلا اور ٹلتا کیسے مربی خلائق تھے کوئی مذاق تھے اور عقیدتمند لوگوں نے کسی حکم کو ٹلنے بھی نہ دیا اس سے زیادہ عقیدتمندی اور کیا ہوگی کہ جب مولوی رشید احمد صاحب نے کوّے کھانے کا حکم دیا تو علمائے دیوبند نے یہ سمجھ کر مربی خلائق کا حکم ہے آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیا اور کوّے کھانے لگے۔

سوال نمبر۹۔ وہ کون ہے جس کی غلامی کا داغ دیوبندی مذہب میں مسلمانی کا تمغہ [2] ہے۔

جواب۔ وہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ انہیں کی غلامی مسلمانی کا تمغہ ہے چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد، صفحہ ۶

زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا — کہ تھا داغ غلامی جس کا تمنائے مسلمانی

تنبیہ۔ مولوی رشید احمد صاحب کی غلامی کا داغ جب مسلمانی کا تمغہ ہوا تو جو ان کا غلام بنا اسی کو یہ تمغہ ملا اور جس نے ان کی غلامی نہ کی اس تمغہ سے محروم رہا۔ لہٰذا دیوبندی یا تو تمام صحابہ و تابعین وائمہ و اولیاء کاملین کو مولوی رشید احمد صاحب کا غلام مانتے ہوں گے یا ان تمام مقبولان خدا کو مسلمانی کے تمغے سے خالی جانتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۰۔ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوا ہے جو اکیلا ہی صدّیق اور فاروق دونوں ہو۔

جواب۔ ہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدیق اور فاروق دونوں تھے۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب ان کی شان میں تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ مرثیہ رشید احمد، صفحہ ۱۶

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہئے عجب کیا ہے — شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی

---

[1] جس کی تبدیلی ناممکن ہو، تقدیر کی ایک قسم [2] سند

فائدہ

ان دس سوالوں کے جوابات مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب مرثیہ رشید احمد کے حوالہ سے لکھا ہے۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کردینے پر مبلغ پانچ سو روپیہ انعام۔

مسلمانو! ذرا تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر غور سے پڑھو اور نظر انصاف سے دیکھو تو حق و باطل آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائیگا۔ معلوم ہوجائے گا کہ مشرک اور بدعتی کون ہے دیکھو علمائے دیوبند اپنے پیروں سے کیسی عقیدت رکھتے ہیں اپنے پیروں کو مربی خلائق مانتے ہیں 'بانی اسلام کا ثانی' جانتے ہیں یعنی دوسرا خدا 'مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھاتے ہیں' 'کعبہ میں پہنچ کر بھی پیر ہی کا 'درگنگوہ' تلاش کرتے ہیں' بلا تخصیص سارے جہان کو ان کا خادم اور مطیع جانتے ہیں ان کی حکومت مثل خدا مانتے ہیں 'اپنے پیر کی غلامی کو مسلمانی کا تمغہ بناتے ہیں'۔

مسلمانو! لِلّٰہ انصاف کرو اور سچ سچ بتاؤ اور بلا رعایت کہو کہ جو لوگ اپنے پیروں سے ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ حق پرست یا پیر پرست، مُوحّد [1] ہیں یا مشرک۔

سوال نمبر ۱۱۔ کیا رحمۃ للعالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں یا علمائے دیوبند کے نزدیک اُمتی کو بھی رحمۃ للعالمین کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔ رحمۃ للعالمین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مخصوص نہیں بلکہ علماء ربانین [2] کو بھی رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے چنانچہ علماء دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ ہو۔

'رحمۃ للعالمین' صفت خاصہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علمائے ربانین بھی موجب عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

فائدہ۔ علمائے دیوبند کے نزدیک چونکہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربّانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ للعالمین کہنا دُرست ہے لہٰذا علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمۃ للعالمین ہوئے اسی لئے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں سے ایک خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہے وہ یہ کہ آپ نے کوّا کھانے پر ثواب مقرّر کردیا ہے، یہ بے پیسہ اور بغیر دام، مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کیلئے ثواب بھی مقرر کردیا ہے اس سے زیادہ دیوبندیوں کیلئے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی مفت ہی میں سالن کا سالن اور ثواب کا ثواب۔ دیکھو سوال نمبر ۲۰۔

---

[1] اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والا [2] اولیاء کرام

سوال نمبر ۱۲۔ علمائے دیوبند کے نزدیک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟

جواب۔ لکھنا تو در کنار۔ اگر لکھا ہوا بھی مل جائے تو جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ حصہ سوم ۱۰۳

سوال نمبر ☆ مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں، وہ دُور کرنا چاہے تو ان کا جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کر دینا۔ فقط

جواب۔ ان کا جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔ فقط

تنبیہ۔ مسلمانو! ذرا غور کرو، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرثیہ کو تو جلانا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے مگر خود مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھنا دُرست ہے۔

سوال نمبر ۱۳۔ علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے اور اگر لکھا ہوا مل جائے تو شہیدان کربلا کے مرثیے کی طرح اس کو بھی جلا دینا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

جواب۔ علماء دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت جائز و درست ہے شہیدانِ کربلا کے مرثیہ کی طرح اس کو جلا دینا، زمین میں دفن کرنا نہیں چاہیے۔

حوالہ۔ کیونکہ دیوبندیوں کے پیشوا [۱] مولوی محمود حسن صاحب نے پیر مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔ مدت دراز سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو رہا ہے اور آج تک کسی دیوبندی مولوی نے رشید احمد کا مرثیہ کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کا فتویٰ شائع نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا دیوبندیوں کے نزدیک علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت درست اور جائز ہے شہیدانِ کربلا کے مرثیے کی طرح اس کو جلانے یا دفن کر دینے کا حکم نہیں۔ عقیدت مندی اسی کا نام ہے۔

سوال نمبر ۱۴۔ ماہ محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح روایت کے ساتھ بیان کرنا۔ سبیل لگانا، چندہ سبیل میں دینا، شربت یا دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟ دیوبندی مذہب میں ان سب باتوں کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ صحیح روایت کے ساتھ بھی محرم میں ذکر شہادت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں حرام ہے، سبیل لگانا، چندہ سبیل میں دینا، بچوں کو دودھ پلانا سب حرام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں فتاویٰ رشیدیہ، حصہ سوم، صفحہ ۱۱۴

تنبیہ۔ مسلمانو! ذرا غور سے سنو تو یہ سب حرام! مگر ہولی دیوالی [۲] کو جو کفار کے آتش پرستی کے دن میں وہ ان کی خوشی میں جو چیزیں مسلمان کے یہاں بھیجیں وہ سب دُرست ہے۔ ملاحظہ ہو

---

[۱] رہنما [۲] ہولی: ہندوؤں کا ایک تہوار جو موسم بہار میں منایا جاتا ہے، دیوالی: ہندوؤں ہی کا ایک تہوار جب لکشمی بت کی پوجا کرتے ہیں اور خوب روشنی کرتے ہیں

سوال نمبر ۱۵۔ ہندو اپنے تہوار ہولی یا دیوالی [1] وغیرہ میں پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ مسلمانوں کو دیں تو اس کا لینا اور کھانا دُرست ہے یا محرم کے شربت اور دودھ وغیرہ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ بھی حرام ہے۔

جواب۔ ہولی اور دیوالی کا یہ تحفہ ہندوؤں سے لینا اور اس کا کھانا درست ہے محرم کے شربت اور دودھ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ حرام نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو درست لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ سوم، صفحہ ۱۰۵۔ مسئلہ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے اُستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں [2] یا پوری یا اور کچھ کھانا بطورِ تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا اُستاد و حاکم ونوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ درست ہے فقط

تنبیہ۔ مسلمانو! غور کرو۔ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب باوجودیکہ محرم کے شربت، دودھ وغیرہ سب کو حرام بتا رہے ہیں مگر ہولی اور دیوالی سے ایسا خاص تعلق ہے کہ اس کے ہر کھانے کو جائز اور درست فرما رہے ہیں اسی کا نام ہے عقیدت۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے وہ تو نادرست اور حرام ہو جائے مگر ہولی دیوالی کی طرف نسبت کرنے سے کوئی خرابی نہ آئے، جائز اور درست ہی رہے۔ جب نسبت دونوں جگہ موجود ہے تو ہولی کے ہر کھانے کو جائز اور درست کہنا اور محرم کے شربت اور دودھ کو بھی حرام بتانا، یا تو ہولی دیوالی کی عقیدت کا نشہ ہے، یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصومت [3] کا غلبہ ہے۔

بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت   کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور [4]

---

[1] خوشی کا دن، مذہبی تقریب منانے کا دن [2] بھنے ہوئے چھلکے دار چاول جو پھول جاتے ہیں، ہر وہ چیز جو بھن کر پھول جائے [3] دشمنی [4] حشر کی صبح تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اندھیری رات میں کس سے عشق لڑاتا رہا

سوال نمبر ۱۶۔ جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر کہے، وہ علمائے دیوبند کے نزدیک سنت و جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب۔ صحابہ کو کافر کہنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک سنت و جماعت سے خارج نہیں جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۱۱۔ جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر[۱] کرے وہ ملعون[۲] ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

تنبیہ۔ کتب معتبرہ میں ائمہ تو یہ تصریح[۳] فرمائیں کہ ایسا شخص اہلسنّت سے خارج بلکہ حضرات ابوبکر صدّیق و عمر فاروق کی شان میں تبرا[۴] کرنے والے کو فقہائے کرام نے کافر لکھا مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک ایسا سخت تبرا کرنے کے بعد بھی وہ سنّی ہی رہتا ہے بعض عقیدت مند طرفداری میں یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے، ہوگا کی جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے۔ مگر یہ محض غلطی ہے اس لئے کہ فتاویٰ رشیدیہ کئی بار چھپا ہے مختلف مطبعوں میں طبع ہوا ہے۔ اگر کاتب کی غلطی ہوتی ہے تو ایک چھاپے میں ہوتی ہے دو میں ہوتی ہر چھاپے میں ہر کتاب میں یہی عبارت ہے علاوہ اس کے اس سے دو ہی سطر پہلے صفحہ ۱۰ پر خود مولوی رشید احمد صاحب لکھ چکے ہیں کو جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے فقط اور ظاہر بات ہے کہ صرف فاسق[۵] ہونے سے سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا تو پھر کاتب کی غلطی کیسے ہوسکتی ہے؟ مولوی رشید احمد صاحب کی پچھلی عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ کاتب کی غلطی ہرگز نہیں بلکہ گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہی ایسا ہے۔

سوال نمبر ۱۷۔ علماء کی توہین و تحقیر کرنے والا[۶] بھی علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں۔

جواب۔ علماء کی توہین کرنے والے کا سنت جماعت سے ہونا درکنار ایسا شخص تو علماء دیوبند کے نزدیک مسلمان ہی نہیں کافر ہے چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ سوم، صفحہ ۱۶۔ علماء کی توہین و تحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دِین کے ہو۔

فائدہ۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو بڑی بات سنت جماعت سے بھی خارج نہیں کرتے جیسا کہ حوالہ نمبر ۱۶ میں گزرا، اور علماء کی توہین کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج کرکے کافر کہتے ہیں آخر اس میں کیا حکم ہے سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس میں اپنا بچاؤ مقصود ہے۔ چونکہ خود عالم ہیں۔ لہٰذا اپنی توہین کا دروازہ بند کیا ہے صحابہ سے کیا مطلب کیا غرض۔ ان کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے، کافر کہے، اپنا کیا بگڑتا ہے۔

---

[۱] کفر کا حکم لگانا، یعنی صحابہ کو کافر کہے [۲] اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دُور ہے [۳] وضاحت [۴] نفرت کا اظہار کرنا، گالیاں بکنا [۵] گناہگار [۶] حقیر جانے والا

سوال نمبر ۱۸۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں قیام تعظیمی ہوتا ہے اور غلط روایتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے علماء دیوبند محفل میلاد شریف کو ناجائز کہتے ہیں ورنہ اور کوئی وجہ نہیں۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ ایسی مجلس میلاد منعقد کرنا جس میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ کیا جائے اور کوئی بھی خلاف شرع کام نہ ہو۔ ایسی محفل میلاد شریف بھی علماء دیوبند کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ مجلس میلاد میں اگرچہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔ قیام بھی نہ ہو، روایتیں بھی صحیح پڑھی جائیں۔ تب بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز نہیں اس کے ثبوت میں فتاویٰ رشیدیہ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۸۳

سوال: انعقاد مجلس میلاد بدون قیام، روایت درست ہے یا نہیں۔

الجواب۔ انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب[1] کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ وعلم

فائدہ۔ مجلس میلاد کو ہر حال ناجائز بتایا، یعنی مطلقاً حرام ہے اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں جبھی تو کہا ہر حال ناجائز ہے جو دیوبندی مولوی بغیر قیام کے میلاد شریف کو جائز کہتے ہیں ان کو فتاویٰ رشیدیہ دکھاؤ اور پوچھو کہ تم نے اپنے پیشوا مولوی رشید احمد کے فتوے کے خلاف جائز کیوں کہا؟ جائز کہنے والا کون ہے تمہارے نزدیک اگر مولوی صاحب کا فتویٰ صحیح ہے تو اپنا حکم بتاؤ کہ تم نے جائز کو ناجائز لکھا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو پھانسنا مقصود ہے۔ جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہہ دیا، کچھ بھی ہو مسلمان دام میں پھنسے رہیں۔

---

[1] جائز کام کے لئے بلانے کی وجہ سے

سوال نمبر ۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب ماننا کیسا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کا علمائے دیو بند کے نزدیک کیا حکم ہے؟

جواب۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم غیب ماننا شرک جلی[1] ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا علمائے دیو بند کے نزدیک بلاشبہ مشرک ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۱۰۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو) علم غیب تھا صریح شرک[2] ہے۔ فقط

فائدہ۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم غیب ثابت کیا ہے بلکہ تھانوی صاحب تو بچوں، پاگلوں اور تمام جانوروں کیلئے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔ اب اے دیوبندیو! بولو، گنگوہی صاحب کے فتوے سے تھانوی صاحب کھلے مشرک ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۲۰۔ یہ مشہور کوا جو بستیوں میں پھرتا ہے۔ نجاست بھی کھاتا ہے۔ عموماً مسلمان اس کو حرام جانتے ہیں مگر ہم نے سنا ہے کہ علمائے دیو بند کے نزدیک حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

جواب۔ دیوبندیوں کے نزدیک یہ کوا بلاشبہ جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں تو علمائے دیو بند کے نزدیک اس کوے کا کھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ کا سوال و جواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۱۳۵۔

سوال: جس جگہ زاغِ معروفہ[3] کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برُا کہتے ہوں ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا۔ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

الجواب۔ ثواب ہوگا۔ فقط

فائدہ۔ مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے دیو بند نے تصریح فرمادی کہ کوا کھانا ثواب ہے مگر نہ معلوم بعض دیو بندی لوگ اس ثواب سے کیوں محروم ہیں اور یہ مفت کا ثواب کیوں چھوڑے ہوئے ہیں؟ کار ثواب میں شرم نہیں چاہئے بلکہ باعلان کوا کھانا چاہئے۔ مفت میں ہم خرما و ہم ثواب، مرغ تو مباح ہی ہے مگر کوا کھانے پر جب ثواب ملتا ہے تو علمائے دیو بند کی دعوت میں کوا ہی پیش کرنا چاہئے تاکہ ہم خرما و ہم ثواب[4] دونوں باتیں حاصل ہوں۔

---

[1] واضح شرک [2] کھلا شرک [3] مشہور کوا یعنی جس پرندے کا نام لوگوں میں کوا مشہور ہے [4] وہ کام جس میں لذت بھی ہو اور ثواب بھی

سوال نمبر ۲۱۔ کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا علماء دیوبند کے نزدیک عین اسلام اور باعث ثواب ہے۔

جواب۔ ہاں وہ کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان ہے اس کا رکھنا دیوبندی مذہب میں عین اسلام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے لکھا ہے۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ سوم، صفحہ ۵۰۔ اس کا (یعنی تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر[1] کا ہے۔

فائدہ۔ جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہ تھا اور چھپنے کے بعد بلکہ اس وقت بھی اگر اس معیار سے مسلمان کو جانچا جائے تو کم از کم ننانوے فیصد مسلمان یقیناً اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی اس کھری متین[2] کو دیکھو کہ اہلسنّت کو مشرک بناتے بناتے انہوں نے خود اپنے ہم مذہبوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا اس کتاب کو جن لوگوں نے پڑھا نہیں کافر کہنے لگے گنگوہی صاحب کے مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زائد ٹھہرتا ہے۔ مسلمان کے لئے یہ بے شک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں۔ کیونکہ جس مسلمان کے گھر میں قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ بھی مسلمان ہے مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ

سوال نمبر ۲۲۔ علمائے دیوبند کے نزدیک وہابی کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ اعلیٰ درجہ کے دین دار اور متبع سنت کو وہابی کہتے ہیں جیسا کہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۱۱۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

فائدہ۔ پھر وہابی کہنے سے دیوبندی کیوں چڑتے ہیں۔ کیا دین دار اور متبع سنت ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔

---

[1] ثواب کا باعث [2] صاف بات

سوال نمبر ۲۳۔ ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق علمائے دیوبند کا کیا عقیدہ ہے، اس کو کیسا جانتے ہیں؟

جواب۔ بہت اچھا عمدہ آدمی متبع سنت عامل بالحدیث[۱] تھا نہایت پابند شرع اعلیٰ درجہ کا مبلّغ شرک وبدعت کا مٹانے والا علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد نے اس نجدی [۲] کی بڑی تعریف کی ہے، ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ۷۹۔

سوال۔ عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

الجواب۔ محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت وشرک سے روکتا تھا مگر تشدید [۳] اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فائدہ۔ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ علمائے دیوبند وہابی ہیں اور نجدی کے ہم عقیدہ ہیں نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقیدے ہیں البتہ فرق صِرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا تھا اور دیوبندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہوا۔ عقائد میں دونوں ایک ہی ہیں۔

سوال نمبر ۲۴۔ علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنفِ تقویۃ الایمان وصراط مستقیم کیسے شخص ہیں؟

جواب۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی اعلیٰ درجہ کے متقی، پرہیز گار، شہید، ولی اللہ تھے۔ علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل کی ولایت قرآن مجید سے ثابت ہے چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔

حوالہ۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ۴۹۔ اِنْ اَوْلِیَآءُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ [۴] کوئی نہیں اولیاء حق تعالیٰ کا سوائے متقیوں کے بموجب اس آیت کے مولوی اسمٰعیل ولی ہوئے اس کے بعد حدیث سے مولوی اسمٰعیل کی شہادت بھی ثابت کی ہے۔

فائدہ۔ عقیدت اسی کو کہتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے مولوی اسمٰعیل کو ولی وشہید بنا ڈالا۔ مگر غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اولیائے کرام کے لئے کبھی ایسی تکلیف گوارہ نہ ہوئی ان کی گیارہویں اور فاتحہ کو بھی شرک وبدعت کہتے کہتے عمر گزار دی۔

---

[۱] احادیثِ مبارکہ پر عمل کرنے والا [۲] نجد عرب شریف کا علاقہ ہے نجد کا رہنے والا نجدی کہلاتا ہے، ابن عبدالوہاب کی پیروی کرنے والا وہابی نجدی کہلاتا ہے [۳] شدت، سختی [۴] اس (اللہ عزوجل) کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔ (سورۃ الانفال: ۳۴، ترجمۂ کنزالایمان)

سوال نمبر ۲۵۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ولایت وشہادت قرآن مجید وحدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول کو علمائے دیوبند بھی ضرور مانتے ہونگے ہم نے سنا ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور اس سے نمازی شرک کی طرف چلا جاتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے اور مولوی اسمٰعیل نے کسی کتاب میں ایسا لکھا ہے؟

جواب۔ مولوی اسمٰعیل کے قول کو ماننا کیا بلکہ ان کی کتابوں کا رکھنا، ان پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام ہے جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۱ میں گزرا، اور یہ بات صحیح ہے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے لہٰذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ صراط مستقیم، صفحہ ۸۶۔ صرف ہمت بسوی شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کے خیال آں با تعظیم وجلال بسویدائے دل انسان می چپد۔ بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود نہ تعظیم۔ بلکہ مہان محقر می بود وایں تعظیم وجلال غیر کے در نماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک می کشد ۱

سوال نمبر ۲۶۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کا قول معتبر ہوا، تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس لئے کہ نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے اس میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اور ذکر ہے خاص کر التحیات میں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے اس وقت تو ضرور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آتا ہے تو دیوبندی مذہب میں اور ہر اس شخص کے نزدیک جو اسمٰعیل دہلوی کو مانتا ہے نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ آیا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب۔ واقعہ یونہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقیناً آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال ضرور نمازی کے دل میں آئے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آوے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے لہٰذا التحیات پڑھتے وقت

---

۱ اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہوں، کی طرف مبذول کرنا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چسپاں ہو جاتا ہے بخلاف گدھے اور بیل کے خیال میں نہ تو اسقدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ ہی تعظیم بلکہ ان کا خیال بے تعظیم اور حقیر ہوتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم واجلال نماز میں ملحوظ ومقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا ضروری ہوا۔ اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ، اگر تعظیم کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو بقول مولوی اسمٰعیل دہلوی شرک کی طرف کھینچ گیا۔ کہاں کی نماز اور اگر حقارت کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال کیا تو یقیناً کفر ہوا۔ پھر کیسی نماز۔ کیوں کہ نبی کی حقارت کفر ہے اب اس کفر و شرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے مگر مصیبت یہ ہے کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے [1] اور واجب کے قصداً ترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہیں ہوگی خلاصہ یہ ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی کے اس قول کی بنا پر نمازی التحیات پڑھے گا تو نماز پوری نہیں ہوگی اور نہیں پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اسمٰعیل کے مذہب پر نماز تو کسی صورت میں ہوگی ہی نہیں البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر و شرک سے بچ جائے۔

فائدہ۔ کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہوسکتی وجہ یہ ہے کہ 'صراط مستقیم' کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے اسی توہین کا وبال ہے کہ خواہ اَلتَّحِیَّات پڑھے یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

سوال نمبر ۲۷۔ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کسی سے مراد مانگنے کو اور کسی کے سامنے جھکنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ اسی طرح علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو شرک و کفر بتاتے ہیں اور یہ کہ کسی کو دُور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی اس کو بھی شرک و کفر جانتے ہیں، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو میرا کام ہوجائے گا اسے بھی کفر و شرک ہی کہتے ہیں کیا یہ بات سچ ہے کیا واقعی مولوی اشرف علی صاحب ان باتوں کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ان افعال و اقوال کی مرتکب ہے اگر تھانوی صاحب کے نزدیک یہ سب باتیں کفر و شرک ہیں تو ان کے نزدیک ہندوستان کے کروڑوں مسلمان کافر و مشرک ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی اشرف علی صاحب اتنے بڑے عالم ان باتوں کو شرک بتا کر کروڑوں مسلمانوں کو اسلام سے خارج کردیں۔ لہٰذا صحیح واقعہ حوالہ کے ساتھ بیان کیا جائے۔

جواب۔ بلاشبہ مولوی اشرف علی صاحب مراد مانگنے کو کسی کے سامنے جھکنے کو سہرا باندھنے کو علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ کسی کو دُور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو فلاں کام ہوجائے گا۔ ان سب باتوں کو تھانوی صاحب کفر و شرک ہی بتاتے ہیں چنانچہ اُنہوں نے اپنی کتاب 'بہشتی زیور' کے پہلے حصہ میں ان میں سے ہر ہر بات کو کفر و شرک لکھا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ بہشتی زیور، حصہ اوّل، صفحہ ۴۵ پر ہے۔ کفر و شرک کی باتوں کا بیان۔ اسی میں ہے کسی کو دُور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی، کسی سے مرادیں مانگنا، کسی کے سامنے جھکنا۔

اسی میں صفحہ ۴۶ پر ہے، سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش اور عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا۔

فائدہ۔ جب یہ سب باتیں کفر و شرک ہوئیں تو ان کے کرنے والے مولوی اشرف علی صاحب کے نزدیک کافر و مشرک ہوئے یعنی جس نے مراد مانگی وہ کافر و مشرک، جو کسی کے سامنے جھک گیا ہو کافر و مشرک، جس نے سہرا باندھ لیا وہ کافر و مشرک، جس نے علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھا وہ کافر و مشرک، جس نے یہ کہا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا وہ کافر و مشرک۔

مسلمانو! ذرا غور کرو اور بتاؤ کہ یہ چھ باتیں جن کو تھانوی صاحب نے کفر و شرک لکھا ہے ان میں سے تم نے کوئی بات کی تو نہیں اگر ان میں سے ایک بات بھی تم سے ہوئی ہے تو تھانوی صاحب کے نزدیک تم کافر و مشرک ہو۔ تم چاہے کتنا ہی کہو کہ ہم مسلمان ہیں مگر تھانوی صاحب کا حکم ہے کہ تم کافر و مشرک ہی ہو، میرے خیال میں اگر تھانوی صاحب کے اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو مشکل سے پانچ فیصد مسلمان نکلیں گے اور پچانوے فیصد مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مشرک ہو جائیں گے۔ مولوی اشرف علی صاحب نے ان چیزوں کو کفر و شرک لکھ کر گویا مسلمانوں کو کافر بنانے کی مشین تیار کی ہے جس نے تقریباً پچانوے فیصد مسلمانوں کو کافر و مشرک بنا دیا۔ تھانوی صاحب ذرا گھر کی خبر لیں اور اپنے بڑے پیشوا مولوی گنگوہی صاحب کا نسب نامہ [1] دیکھیں تذکرہ الرشید، ص ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پدری نسب نامہ [2] یہ ہے۔

رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی۔ اور مادری نسب [3] یہ ہے رشید احمد بن کریم النسا بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد۔ غور کیجئے کہ گنگوہی صاحب کے دادا نانا میں کتنے ایسے ہیں جو تھانوی صاحب کے حکم سے مشرک۔ اب خود ہی بتائیں کہ گنگوہی صاحب ان کے نزدیک کیا ہیں؟

'اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے'

اس بات سے تعجب تو ضرور ہوتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے ایسا کیوں کہا مگر جب ان کے عقیدہ کی طرف نظر کی جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں وہابیوں کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ سوائے ان کی مختصر جماعت کے ساری دُنیا کے مسلمان ان کے نزدیک

---

[1] خاندان کا شجرہ [2] باپ کی طرف سے خاندانی شجرہ [3] ماں کی طرف سے۔ نانا، نانی، پرنانا، وغیرہ

کافر و مشرک ہیں لہٰذا یہ ان کے عقیدہ کا مسئلہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، ردالمختار، جلد ۶، کتاب الجہاد باب البغاۃ:

کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوھاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین و کانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا أنھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذلک قتل أھل السنۃ و قتل علمائھم حتی کسر اللّٰہ تعالیٰ شوکتھم و خرب بلادھم و ظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث و ثلاثین مائتین والف

"یعنی جیسا ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے متبعین میں واقع ہوا، جو نجد سے نکل کر حرمین شریف پر قابض ہوئے اور اپنے آپ کو حنبلی مذہب ظاہر کرتے تھے لیکن دراصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں باقی سب مشرک ہیں اسی وجہ سے انہوں نے اہلسنّت اور ان کے علماء کا قتل جائز سمجھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی اور ان کے شہر ویران کئے اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی ۱۲۳۳ ہجری میں۔"

علامہ شامی نے تصریح فرمادی کہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک ہی جانتے ہیں اور علمائے دیوبند نجدیوں وہابیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی بہت تعریف کی ہے اس کو متبع سنت عامل بالحدیث شرک بدعت سے روکنے والا لکھا ہے، ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۳ نتیجہ یہ نکلا کہ علمائے دیوبند اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتے ہیں اور انہیں نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں جو مسلمانان اہلسنت کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں اگرچہ اس وقت فریب دینے کے لئے اور مسلمانوں کو پھانسنے کیلئے اہلسنت بنتے ہیں اور اپنے کو اہلسنّت لکھنے لگے مگر یہ فریب کاری کیسے کام آسکتی ہے مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی کی تعریف کر کے ثابت کردیا کہ علماء دیوبند پکے وہابی اور نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں ہرگز اہلسنّت نہیں بلکہ اہلسنّت کے دشمن، ان کے خون کے پیاسے ہیں خداتعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کے مکر سے بچیں اور جانیں کہ مسلمان کو کافر و مشرک کہنے والا کون ہے؟ اس سے کیا تعلق رکھنا چاہیے؟

فائدہ۔ مولوی اشرف علی صاحب نے عبدالنبی نام رکھنے کو شرک کہا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۲۷ میں گزرا، اور ان کے پیر حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں کہ عباداللہ کو عبادالرسول کہتے ہیں۔[1]

---

[1] اللہ کے بندوں کو رسول کا بندہ کہہ سکتے ہیں

جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے یعنی جس کو تھانوی صاحب شرک کہہ رہے ہیں اسی کو ان کے پیر حاجی امداداللہ صاحب جائز فرمارہے ہیں اگر حاجی امداداللہ صاحب کا قول صحیح ہے تو عبدالنبی نام رکھنا جائز ہوا، حالانکہ مولوی اشرف علی صاحب اسے شرک کہہ رہے ہیں۔

مسلمانو بتاؤ! جائز کو شرک کہنے والا کون ہے؟ اور اگر تھانوی صاحب کا قول صحیح مانا جائے تو عبدالنبی نام رکھنا شرک ہوا، اسی کو حاجی امداداللہ صاحب جائز فرمارہے ہیں۔ اب بتاؤ شرک کو جائز کہنے والا کون ہے، پیرومرید دونوں میں سے کسی ایک کا تو حکم بتاؤ۔ کیا بتاؤ گے یہ بدذات وہابیت کے کرشمے ہیں ساون کے اندھے [1] کی طرح ہر چیز میں شرک ہی نظر آتا ہے۔

سوال نمبر ۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو اللہ ربّ العزّت نے بعض علمِ غیب عطا فرمایا، تو کیا ایسا علم غیب علمائے دیوبند کے نزدیک بچّوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ کیا علماء دیوبند میں سے کسی نے ایسا لکھا ہے؟

جواب۔ علماء دیوبند کے نزدیک ایسا علم غیب تو ہر زید وعمرو بلکہ ہر بچے اور ہر پاگل اور تمام حیوانوں کو بھی حاصل ہے دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی حفظ الایمان میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ۔ حفظ الایمان، صفحہ ۸۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیا تخصیص [2] ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی [3] ومجنون [4] بلکہ جمیع حیوانات وبہائم [5] کیلئے بھی حاصل ہے۔

فائدہ۔ اس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں، کل اور بعض، پھر کل کو بعد میں عقلاً ونقلاً باطل کیا اور نہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی کل مانتا ہے۔ رہا بعض علم غیب وہ یقیناً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اس علمِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ ان میں بعض عقیدت مند لوگ محض طرف داری میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ عبارت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے مگر یہ محض اشرف علی صاحب کی کھلی طرفداری ہے اسلئے کہ اگر یہی عبارت مولوی اشرف علی صاحب کیلئے بول دی جائے اور کہا جائے کہ مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل۔ اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات بہائم کیلئے بھی حاصل ہے تو یقیناً وہ طرف دار لوگ بھی جامہ [6] سے باہر ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہے حالانکہ بالکل وہی عبارت ہے جو اشرف علی صاحب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے لکھی ہے صرف نام

---

[1] جو کیفیت ایک دفعہ نظر میں سما جائے وہی ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے [2] خاصیت [3] بچہ [4] پاگل [5] بلکہ تمام حیوانات اور درندوں [6] غصے میں آجاتے ہیں

کا فرق ہے اور حفظ الایمان کی عبارت کی جس قدر تاویلیں کی گئی ہیں وہ سب اس میں جاری ہیں مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی توہین ہے۔ مسلمانو! غور کرو، جس عبارت میں مولوی اشرف علی صاحب کی توہین ہو، وہی عبارت حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے بولی جائے تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین نہ ہو، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ طرفدار لوگ اپنے نزدیک حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مرتبہ مولوی اشرف علی صاحب کے برابر نہیں مانتے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جس بات میں تھانوی صاحب کی توہین ہو اس میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین نہ ہو غضب ہے حیرت ہے اس طرفداری کی کوئی انتہا ہے نبی کے مقابلہ میں تھانوی جی کی ایسی کھلی طرف داری۔

شعر:۔

بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور

مگر مولوی اشرف علی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ عبارت حفظ الایمان میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین ہے اسی وجہ سے آج تک علمائے اہلسنت کے مقابلہ میں مناظرہ کیلئے آنے تک کی بھی تاب نہ لا سکے شخصیت پرستی کے نشہ میں توبہ بھی میسر نہ ہوئی۔ عقیدت مند لوگ ان کی طرف داری میں کچھ اُچھلے کودے [1] مگر اس مقدمہ میں جان ہی نہیں۔ کریں تو کیا کریں۔ اس لئے جہاں جاتے ہیں ذلیل ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں حفظ الایمان کی اس عبارت کا توہینِ رسول ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے اس کی طرف داری میں جو کچھ کہا جائے گا وہ کفر کی حمایت ہے اور کفر کی حمایت میں سوائے ذِلّت اور رُسوائی کے اور کیا ہو سکتا ہے مولیٰ تعالیٰ توبہ کی توفیق دے۔

سوال نمبر ۲۹۔ کیا علمائے دیوبند کے نزدیک اُمّتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

جواب۔ ہاں، علماء دیوبند کے نزدیک اُمتی عمل میں نبی کے برابر ہو سکتا ہے بلکہ نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں:۔

حوالہ۔ تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم، صفحہ ۵۔ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی [2] ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

فائدہ۔ مسلمانو! یہ ہے عقیدہ علمائے دیوبند کا۔ عمل نبی کا امتی پر کوئی فضیلت نہیں مانتے۔ عمل میں نبی کو امتی کے برابر کرتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں انہوں نے علم میں فضیلت دی تھی۔ مگر تھانوی صاحب نے اسے بھی اڑا دیا کہہ دیا کہ ایسا علم تو پاگلوں، جانوروں کو بھی ہے ملاحظہ ہو: حوالہ نمبر ۲۸۔

---

[1] بہت غصہ ظاہر کرنا [2] برابر

سوال نمبر ۳۰۔ علماء دیوبند کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زیادہ ہے یا شیطان کا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا شیطان علیہ اللعن کا۔ ١

جواب۔ علمائے دیوبند کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت ٢ علم کیلئے ان کے نزدیک کوئی نص قطعی ٣ نہیں چنانچہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ۔ براہین قاطعہ۔ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی، صفحہ ۵۱۔ الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت ٤ کا حال دیکھ کر علم محیط زمین ٥ کا فخر عالم ٦ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ ٧ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

تنبیہ۔ مسلمانو! غور کرو۔ مولوی خلیل احمد صاحب ومولوی رشید احمد صاحب پیشوائے علمائے دیوبند نے ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے تو شرک کہا مگر اسی شرک کو شیطان کے لئے نہایت خوشی کے ساتھ نص سے ثابت مانا۔ شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی عداوت نے تو عقل کو رخصت کر دیا۔ یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جس علم کا ثابت کرنا شرک ہے وہ شیطان کیلئے کیسے ایمان ہوسکتا ہے اور وہ بھی نص سے یعنی قرآن و حدیث سے۔ کہیں قرآن وحدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے یہ شیطان سے عقیدت مندی ہے کہ اس کے علم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے بڑھا دیا ہے۔

مسلمانو! انصاف کرو اور بلا رعایت کہو، کیا اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے، اور اگر کوئی طرف دار شخصیت پرست نہ مانے تو اسی کو کہو کہ تیرا فلاں مولوی علم میں شیطان کے برابر ہے دیکھو جامہ سے باہر ہوجائے گا۔ حالانکہ اس کو برابر ہی کہا ہے اور اگر کسی دیوبندی مولوی کو شیطان کے مقابل گھٹا دیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک نوبت پہنچے۔

مسلمانو! شریعت مطہرہ کا حکم ہے کہ جس کسی نے مخلوق کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی کریم علیہ الصلاۃ وَ التسلیم سے علم میں زیادہ کہا وہ شخص کافر ہے۔

---

١ اس پر لعنت ہو ٢ زیادتی علم ٣ قرآن پاک کی وہ آیت جس سے احکام مکمل واضح ہوں ٤ موت کا فرشتہ عزرائیل علیہ السلام ٥ تمام زمین کا علم
٦ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٧ اپنی غلط رائے

شفا شریف کی شرح نسیم الریاض میں فرمایا۔ ۱؎

من قال فلان اعلم منه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه و نقص فهو ساب

ترجمہ : جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے اس نے حضور کو عیب لگایا اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص ۲؎ کی وہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور ظاہر بات ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سخت توہین ہے پھر اس کے کفر میں کیا شبہ ہے؟

فائدہ۔ مولوی مرتضی حسن دربھنگی نے اس کفری عبارت کی تاویل میں یہ کہا کہ اس عبارت میں جو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے وسعت علم شرک بتائی ہے اور جس علم کی نفی کی ہے وہ علم ذاتی ہے اور ذاتی علم حضور کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

مگر افسوس کفر کی حمایت میں ان کی عقل ہی رخصت ہوگئی۔ یہ بھی نہ سمجھے کہ علم ذاتی کی نفی کا بہانہ تو اس وقت ہوسکتا تھا جب ان کے خصم ۳؎ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے علم ذاتی ثابت کرتے جب کہ مقابل علم عطائی ثابت کر رہا ہے تو ذاتی کی نفی کرنا یقیناً مجنون کی بڑ ۴؎ ہوگی اور مولوی خلیل احمد صاحب پاگل ٹھہریں گے۔

نیز براہین قاطعہ کی یہ کفری عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس قسم کا علم شیطان کے لئے ثابت مانا ہے اسی قسم کے علم کی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نفی کی ہے لہٰذا اگر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے علم ذاتی کی نفی کی ہے تو یقیناً شیطان کیلئے علم ذاتی مانا جو کھلا ہوا شرک ہے اس میں مولوی خلیل احمد صاحب مشرک ٹھہریں گے۔ غرضیکہ مولوی مرتضی حسن صاحب نے براہین قاطعہ کی اس عبارت میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے علم ذاتی کی نفی بتا کر براہین کے مصنف و مصدق ۵؎ کو مجنون و مشرک بنا دیا یہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین کا وبال ہے کہ طرفداری کی جاتی ہے تب مجنون یا پاگل ضرور ٹھہرتے ہیں خداوند تعالی توبہ کی توفیق دے کہ کفر کی حمایت سے توبہ کریں اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مرتبہ کو پہچانیں اور جانیں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی طرفداری کام نہ آئیگی۔

مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے سارے انبیاء علیہم السلام کو عمل میں گھٹایا اور اُمتیوں کو عمل میں انبیاء سے بڑھایا جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۹ میں گزرا، اور مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے علم میں شیطان کو بڑھایا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۳۰ میں گزرا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ علمائے دیوبند نے متفق ہوکر انبیاء علیہم السلام خصوصاً سیّدُ الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علم اور عمل دونوں فضیلتوں میں امتی اور شیطان سے گھٹایا۔

۱؎ نسیم الریاض فی شرح الشفاء۔ القسم الرابع فی تعریف وجوه الاحکام فیمن تنقصة او سبه (الباب الاول فی بیان مو هو)

۲؎ شان گھٹانا ۳؎ آقا، بڑے ۴؎ بکواس ۵؎ تصدیق کرنے والا

مسلمانو! آنکھیں کھولو اور انصاف کرو اور علماء دیوبند کی حقیقت پہچانو۔ اگر تم کو اپنے رسول اپنے نبی، اللہ کے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت ہے تو اس پر مطلع ہونے کے بعد ان کے گستاخوں سے بیزاری و بے تعلقی اختیار کرو۔ اپنے نبی کی ایسی کھلی ہوئی توہین کرنے والے سے تعلق رکھنا یا اس کو اچھا کہنے والوں، اس کے ماننے والوں سے علاقہ [1] باقی رکھنا اُمتی کا کام نہیں ہوسکتا۔ تم ہی فیصلہ کرو کہ اتنی کھلی توہین کے بعد بھی اگر ایمانی غیرت نہ آئے اور گستاخ کی طرفداری اور حمایت میں بیجا تاویلیں کی جائیں تو کیا نبی سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے واقعی ہے ایسے گستاخ کی طرفداری نبی کی دشمنی اور نبی کا مقابلہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ [2]

بد مذہبوں بد دینوں کے متعلق احکام شرعی

مجلس علماء فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی (یوپی)

ہر سُنّی مسلمان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب تحذیر الناس (ص ۳ و ص ۱۴ و ص ۲۸) میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اِنکار کیا اور پیشوائے وہابیہ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ (ص ۵۱) میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو شیطان ملعون کے علم سے کم قرار دیا اور مبلغ وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان (ص ۸) میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو ہر خاص و عام انسان بچّوں پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح بتایا چونکہ یہ باتیں یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننا، یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانا، یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو بچوں یا پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح قرار دینا تمام پیشوا مولوی نانوتوی مولوی گنگوہی مولوی انبیٹھوی اور مولوی تھانوی صاحبان بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد ہوگئے فتاوی حسام الحرمین، ص ۱۱۳ میں ہے، وبالجملة هؤلاء الطوائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال فى البزازية والدر والغرر والفتاوى الخيريه و مجمع الانهر والدر المختار وغيرها من معتمدات الاسفار فى مثل هؤلاء الكفار من شك فى كفره وعذابه كفر خلاصۂ کلام یہ ہے کہ طائفے [3] (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد، اشرف علی تھانوی اوران کے ہم عقیدہ چیلے) سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ، در، غرر، فتاوی خیریہ،

---

[1] تعلق، رشتہ [2] اللہ تعالیٰ کی پناہ [3] طائفہ کی جمع، گروہ

مجمع الانہر اور دُرِّ مختار وغیرہ معتمد[1] کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو شخص ان کے عقائد کفریہ پہ آگاہ ہو کر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے تو خود کافر ہے مکہ شریف کے عالم جلیل حضرت مولانا سیّد اسمٰعیل علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے فتوی میں تحریر فرماتے ہیں، اما بعد فاقول ان ھؤلاء الفوق الواقعین فی السوال غلام احمد القادیانی و رشید احمد و من تبعہ کخلیل الانبیتھی و اشرف علی وغیرھم لاشبھتم فی کفرھم بلا مجال بل لا مشبھتہ فیمن شک بل فیمن توقف فی کفرھم بحال من الاحوال 'میں حمد وصلاۃ کے بعد کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی، رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد، اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔ (حسام الحرمین، ص ۱۲۰)

غیر منقسم ہندوستان کے علمائے اسلام کے فتاوی کا مجموعہ اَلصَّوارمُ الھندیہ ص ۷ میں ہے ان لوگوں (یعنی قادیانیوں، وہابیوں، دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے، ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے، ان کے پاس بیٹھنے، ان سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتد کا ہے یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے،

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ[2]

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آجانے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، 'یعنی اگر (بدمذہب، بددِین) بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے نہ جاؤ اور گر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ پر حاضر نہ ہو اور اگر ان کا سامنا ہو تو سلام نہ کرو۔' (سنن ابن ماجہ المقدمہ فی اواخر باب القدر)

ایک اور جگہ یوں فرمایا، ولا تناکحوھم ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم 'ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے ساتھ نہ کھاؤ ان کے ساتھ نہ پیو ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔' (کنزالعمّال، کتاب الفضائل، الفصل الاوّل فی الباب الثالث فی ذکر الصحابۃ و فضلھم رضی اللہ عنہم)

پھر چونکہ قادیانی، وہابی دیوبندی، غیر مقلد، ندوی، مودودی، تبلیغی یہ سب کے سب بحکم شریعت اسلامیہ گمراہ، بدعقیدہ، بددین، بدمذہب ہیں اس حدیث وفقہ کے ارشاد کے مطابق اس شرعی دِینی مسئلہ سے سب کو آگاہ کر دیا جاتا ہے کہ قادیانیوں غیر مقلد

---

[1] معتمد: قابلِ بھروسہ [2] سورۃ الانعام، آیت ۶۸، پ ۷

وہابیوں، وہابی دیوبندیوں، مودودیوں وغیرہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا سخت حرام ہے ان سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا اشد حرام ہے ان کے ساتھ نماز پڑھنا یا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا سخت گناہ کبیرہ ان سے اسلامی تعلقات قائم کرنا اپنے دین کو ہلاک اور ایمان کو برباد کرنا ہے جو ان باتوں کو مان کر ان پر عمل کرے گا اس کے لئے نور ہے اور جو نہیں مانے گا اس کیلئے نار[1] ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

جھوٹے، مکار، دغاباز، بدمذہب، بددین خدا عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے مرتدین براہ مکر و فریب، اتحاد و اتفاق کا جھوٹا منافقانہ نعرہ بہت لگاتے ہیں اور زور سے لگاتے ہیں اور جو متصلب[2] مسلمان اپنے دین و ایمان کو بچانے کیلئے ان سے الگ رہے اس کے سر اختلاف و افتراق[3] کا الزام تھوپتے ہیں جو مخلص مسلمان شرع کے روکنے کی وجہ سے ان بدمذہبوں کے پیچھے نماز نہ پڑھے اس کو فسادی اور جھگڑالو بتاتے ہیں۔ جو صحیح العقیدہ مسلمان فتویٰ حسام الحرمین کے مطابق سیّد دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو کافر و مرتد کہتے اس کو گالی بکنے والا قرار دیتے ہیں ایسے تمام صلح کلی[4] منافقوں سے میرا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی تم لوگ سُنّی مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق چاہتے ہو تو سب سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں اپنے عقائد کفریہ و خیالات باطلہ سے سچی توبہ کر ڈالو۔ خدا اور رسول جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے باز آجاؤ اور گستاخی کرنے والوں کی طرفداری اور حمایت سے الگ ہو جاؤ اور سچا سُنّی مذہب قبول کرلو۔ اگر ایسا کرلو تو تمہارے اور ہمارے درمیان بالکل اتحاد و اتفاق ہو جائے گا اور اگر خدانخواستہ تم اپنے اعتقادات کفریہ سے توبہ کرنے پر تیار نہیں، تم گستاخی کرنے اور لکھنے والے مولویوں سے رشتہ ختم نہیں کر سکتے۔ سُنّی مذہب قبول کرنا تمہیں گوارا نہیں تو ہم قرآن و حدیث کی تعلیمات کو چھوڑ کر بددینوں، بدمذہبوں سے اتحاد نہیں کر سکتے رہا متصلب سُنّی مسلمان کو جھگڑالو، فسادی، گالی بکنے والا کہنا تو یہ پُرانی دھاندلی اور زیادتی ہے۔ گالی تو وہ بک رہا ہے جس نے تقویۃ الایمان لکھی جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا بھائی بنایا جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے انبیائے کرام کو بارگاہِ الٰہی میں ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر اور چمار[5] سے بھی زیادہ ذلیل کہا گالی تو وہ بک رہا ہے جس نے حفظ الایمان، ص ۸ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں چوپایوں کے علم غیب کی طرح ٹھہرایا بدزبانی تو وہ کر رہا ہے جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان کے علم سے کم قرار دیا اصل جھگڑالو تو وہ ہے جس نے تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا عوام جاہلوں کا خیال بتایا واقعی فسادی تو وہ ہے جس نے براہین قاطعہ میں اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بول سکنے کا نیا عقیدہ گھڑا اور جس نے اُردو زبان میں سرکار رسالت علیہ الصلاۃ والسلام کو علمائے دیوبند کا شاگرد بنایا۔ سُنّی مسلمان نہ جھگڑالو اور فسادی ہے نہ گالی بکنے والا وہ تو شریعت

---

[1] آگ یعنی جہنم [2] پختہ عقیدہ والا [3] جدائی [4] وہ شخص جو ہر مذہب و ملت اور دوست و دشمن سے یکساں تعلق رکھے [5] موچی، کمینہ، نیچ

اسلامیہ کے حکم کے مطابق ان گستاخ مولویوں کو کافر و مرتد کہتا ہے جو بارگاہِ احدیت اور سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گستاخی کرے اور ضروریاتِ دین کے منکر ہیں۔ عقائد ضروریہ دینیہ کی مخالفت کرنے والوں کو کافر و مرتد کہنا ان کے حق میں منافق کا لفظ استعمال کرنا ہرگز ہرگز گالی نہیں ہے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافر، کفار، مشرکین، منافقین وغیرہ کلمات مخالفین اسلام کے حق میں ارشاد فرمایا ہے تو کیا کوئی بدنصیب اتنا کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ قرآن عظیم نے گالی دی ہے۔ معاذ اللہ تعالیٰ

مسلمانو! وہابیوں دیوبندیوں سے تمہیں نہ حجت [1] کرنے کی ضرورت ہے نہ ان کا زق زق بق بق [2] سننے کی حاجت ہے تم ان سے گالی گلوچ اور جھگڑا نہ کرو بس تم ان کی صحبت سے دُور ہو اپنے سے ان کو دور رکھو، تمہارے آقا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں یہی تعلیم دی ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں، **ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم** [3] یعنی مسلمانو! تم بدمذہبوں کی صحبت سے بچو۔ اپنے کو ان سے دُور رکھو، نہیں تو وہ تمہیں سچے راستے سے بہکادیں گے اور تمہیں بددین بنادیں گے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سچی ہدایت پر قائم رکھے۔

آمین و صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمّدٍ وّ اٰلہٖ و صحبہ اجمعین واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

---

[1] بحث [2] الٹی سیدھی باتیں، بکواس [3] مسلم شریف، جلد اوّل باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملھا [4] اور اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں سب سے بہتر ہمارے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی بھیجے اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان پر اور ہماری دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔